© rasailojaraid.com

حضرت العلام مولانا حافظ محمد صاحب گوندلوی

دوام حدیث

اقسام وحی

بسلسلہ حجیت حدیث

عبارت مذکورہ بالا میں جو کچھ ذکر ہوا ہے اس میں سندھی صاحب نے شاہ ولی اللہ کے مسلک کی غلط ترجمانی کی ہے کہ شاہ ولی اللہ صاحب نے کہا ہے کہ "ساری سنت قرآن سے مستنبط ہے"۔ بلکہ شاہ ولی اللہؒ نے حدیث کے علوم بہت سے بیان کیے ہیں اور علم استنباط کو بھی من جملہ اور علوم کے ایک علم شمار کیا ہے۔ صرف نماز کے مسائل کے متعلق لکھا ہے کہ یہ حدیثیں قرآن سے کلی طور پر مستنبط ہیں۔ عربی کی اصل عبارت یہ ہے:

"ونحن قد تتبعنا جميع ما وصل الينا من الاحاديث الواردة في كتاب الصلاة فوضح لنا انها مستنبطة كلها من كتاب الله استنباطاً محكماً"

کتاب الصلاۃ (یعنی نماز) کی تمام حدیثیں جو ہم تک پہنچی ہیں، تتبع کے بعد ہم پر یہ بات کھل گئی ہے کہ یہ تمام حدیثیں کتاب اللہ سے مستنبط ہیں۔

اس عبارت سے صاف پتہ چلتا ہے کہ یہ بات کہ تمام حدیثیں کتاب اللہ سے مستنبط ہیں، صرف ان حدیثوں کے متعلق فرمایا ہے جو نماز کے متعلق وارد ہوئی ہیں۔ استنباط سے ان حدیثوں کی تصدیق ہوئی اور ان کا واقعی ہونا معلوم ہوتا ہے کیونکہ استنباطی چیز ذوقی ہوتی ہے جس کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

علت وقتی ہو۔ جس کی علت دائمی ہو وہ حکم بھی دائمی ہوتا ہے۔ یہ حدیثیں قرآن سے بطور لزوم کے اخذ کی گئی ہیں اور لازم ملزوم سے منفک نہیں ہوتا۔ مثلاً قرآن نے بعض چیزوں کا حکم دیا ہے اور حکم چونکہ فرضیت کے لیے ہوتا ہے اس لیے آنحضرتؐ نے یہ سمجھا کہ یہ چیزیں لازمی ہیں اور لازمی چیز رکن ہوتی ہے اس لیے یہ چیزیں نماز کی ارکان ہوں گی۔ یہی حال باقی استنباطات کا ہے۔ پس بعض احادیث کا مستنبط ہونا ان کے وقتی ہونے کی دلیل نہیں۔

"خیر کثیر" میں بھی دوسری جگہ شاہ ولی اللہ نے حدیثوں کا وحی سے ہونا بیان کیا ہے۔ چنانچہ "خیر کثیر" کے صفحہ ۱۸۰۔۱۸۲ میں فرماتے ہیں:۔

۱۔ وللوحی انواع منها ما کان فی المعراج

وحی کی چند قسمیں ہیں۔ جن میں سے ایک قسم وحی کی وہ ہے جو معراج میں ہوئی۔

۲۔ ومنها الرؤیا کحدیث الکفارات والدرجات وحدیث المعادیات

ایک قسم وحی کی خواب ہے جیسے وہ حدیث جس میں خواب میں گناہوں کے کفاروں اور درجات کی بلندی کے اسباب کا بیان ہے اور جس حدیث میں معاد کے حالات کا ذکر ہے۔ (یہ امور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں وحی کیے گئے۔)

۳۔ ومنها تمثل جبرائیل له بحیث یراه الناس کما فی حدیث سوالہ عن الاسلام والایمان والاحسان واشراط الساعة

ایک صورت وحی کی یہ ہے کہ جبرائیل اس طرح ظاہر ہو کہ لوگ بھی اس کو دیکھ لیں جیسے وہ حدیث جس میں یہ ذکر ہے کہ جبرائیل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام، ایمان، احسان اور قیامت کی علامات کے متعلق پوچھا۔

۴۔ ومنها النفث فی الروع کحدیث الا الدین فی الجهاد وحدیث یعلی بن امیة وحدیث ابی سعید فی جواب من قال لیاتی الشر بالخیر

وحی کی ایک قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں ڈالنے کی ہے جیسے وہ حدیث جس میں یہ ذکر ہے کہ مجاہد کے سبب گناہ معاف ہوتے ہیں مگر قرض معاف نہیں ہوتا۔ میرے دل میں ابھی اس کا القاء ہوا ہے اور یعلی بن امیہ کی حدیث بھی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اسی قسم میں داخل ہے اور ابو سعید کی حدیث جس میں یہ سوال کیا گیا تھا کہ اچھی چیز سے بھی کبھی برا نتیجہ نکلتا ہے (یعنی مال و دولت کی کثرت سے آپ کیوں ڈرتے ہیں اسی وقت آپ پر وحی نازل ہوئی تو آپ نے اس کا جواب دیا کہ مال و دولت کو خیر کہنا ٹھیک نہیں اگر خیر بھی ہو تو نتیجہ بد اس کے بد استعمال سے پیدا ہوتا ہے)

۵۔ ومنہا الاشراف والکشف کحدیث بائع الحنطۃ وکحدیث الناقۃ فی التبوک

بعض وحی اس قسم کی ہے کہ اس میں بعض باتوں کا انکشاف ہو گیا ہو جیسے گیہوں کے بیچنے والے کے بارہ میں جو حدیث وارد ہوئی ہے یا جو حدیث غزوہ تبوک میں پانی کے معجزہ میں اونٹنی کے لانے کا ذکر ہے۔

۶۔ ومنہا الوحی الباطنی وھو الحکمۃ

وحی کی ایک قسم وہ ہے جس کو وحی باطنی اور حکمت کہتے ہیں۔

۷۔ ومنہا القرآن وھو اعظمہا واکبرہا

وحی کی قسموں سے ایک قسم قرآن ہے یہ وحی کی تمام قسموں کی بڑی قسم اور سب سے بڑی معظم ہے۔

ان عبارتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ حدیث کو وحی مانتے ہیں اور حدیثی وحی کی چھ قسمیں بتاتے ہیں اور سب حدیثوں کو مستنبط نہیں مانتے اور جن کو مستنبط کہا ہے وہ امور دائمی ہیں وقتی نہیں۔ اور سندھی صاحب کو شاہ ولی اللہ صاحب کی عبارت سمجھنے میں غلطی لگی ہے۔ باوجود اس کے سندھی صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے استنباط کو ملحق بالوحی مانا ہے کیونکہ آپ کا استنباط بھی حکمت کی بنا پر تھا اور خیر کثیر میں آپ نے تصریح کی ہے کہ حکمت وحی باطنی ہے۔ چنانچہ حاشیہ کی جو عبارت سندھی صاحب کی مقام حدیث میں نقل کی گئی ہے اسی عبارت کے اخیر میں یہ بھی لکھا ہے۔

"بے شک احادیث صحیحہ وحی غیر متلو ہیں مگر اس حصہ کو آیت کے مفہوم میں داخل کرنے سے بعض خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ استنباط حضور ملحق بالوحی ہے اس کو وحی باطنی کہا جاتا ہے۔" (ولی اللہ نمبر ۲۶۴)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بلکہ سندھی صاحب نے جو عبارت شاہ ولی اللہ صاحب کی نقل کی ہے اس میں بھی کتاب الصلوٰۃ کا ہی ذکر ہے۔ چنانچہ خیر کثیر میں فرماتے ہیں:۔

"میں کتاب الصلوٰۃ کے متعلق تمام صحیح حدیثوں کو قرآن سے استنباط کرنے پر قادر ہو گیا ہوں۔ میرا جی چاہتا ہے کہ اس کے متعلق ایک مستقل رسالہ لکھوں"۔ [1]

اس عبارت میں صرف کتاب الصلوٰۃ کا ہی ذکر ہے۔ جب شاہ ولی اللہ دوسری جگہ حدیث کے بارے میں تصریح کر چکے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حدیث بھی بصورت وحی نازل ہوتی تھی اور اس کی ۶ قسمیں بیان کی ہیں۔ چھٹی قسم کو وحی باطنی سے تعبیر کرتے ہیں اور سندھی صاحب بھی حدیث کو وحی غیر متلو اور وحی باطنی کہہ چکے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ حدیث وحی کی اقسام مذکورہ سے صرف چھٹی قسم ہے جس کو وہ مستنبط کہتے ہیں اگرچہ ان کا قول شاہ ولی اللہ صاحب کے قول مذکور کے خلاف ہے۔ کیونکہ شاہ صاحب حدیث میں وحی کی چھ قسمیں جاری کرتے ہیں اور سندھی صاحب صرف ایک۔ مگر حدیث کے وحی غیر متلو ہونے اور وحی باطنی ہونے میں دونوں متفق ہیں کیونکہ انبیاء کے استنباط کا طریقہ ائمہ فقہاء کے اصولِ فقہ سے علیحدہ قرار دیتے ہیں [2] جس کو ان کے قول کے مطابق وحی بھی کہا جاتا ہے مگر مطلق نہیں بلکہ وحی غیر متلو اور وحی باطنی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

اب آیت کی تفسیر میں جو سندھی صاحب نے قرآن مراد لیا ہے اس سے حدیث کے وحی ہونے کی نفی مراد نہیں بلکہ ان کے خیال میں امر واقعی کا بیان ہے۔ یعنی واقعہ میں آیت سورہ نجم میں وحی سے مراد قرآن ہے اگرچہ حدیث وحی غیر متلو اور وحی باطنی ہے۔ اس کی وجہ یہ بیان کرتے ہیں "اس حصہ (وحی غیر متلو) کو آیت کے مفہوم میں داخل کرنے سے بعض خرابیاں پیدا ہوتی ہیں" [3] مگر سندھی صاحب نے ان خرابیوں کا ذکر نہیں کیا۔ اگر بیان فرماتے تو ہم بھی غور کرتے۔ مگر جب ہم شاہ ولی اللہ صاحب کی عبارت میں حدیث کا وحی ہونا بیان کر چکے ہیں اور سورہ نجم کی آیت إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ سے پہلے قرآن مجید کا ذکر بھی نہیں بلکہ صرف نطق کا ذکر ہے۔ ظاہر نطق زبان سے مراد ہر نطق نہیں ہو سکتا کیونکہ آپ کا ہر نطق وحی نہیں بلکہ نطق سے مراد دین مقررہ

---

[1] ولی اللہ نمبر ص ۲۶۵ [2] دیکھو ص ۲۴۴ و ۲۴۵ [3] ولی اللہ نمبر ص ۲۶۴

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کرنے والا کلام ہے اور وہ قرآن و حدیث دونوں کو شامل ہے۔ پس آیت کا معنی یہ ہوا وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ○ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُّوحٰى (رسول کریم جو دین و شریعت کے بارے میں کلام کرتے ہیں وہ اپنی خواہش سے نہیں کرتے بلکہ وہ وحی سے بولتے ہیں)

اب حدیث کے متعلق سندھی صاحب کے ساتھ اتنا اختلاف رہا کہ ان کے نزدیک حدیث صرف وحی باطنی ہے جس کو حکمت کہتے ہیں اور ہم حدیث میں وحی کی اور قسمیں بھی مانتے ہیں۔ ان کے خیال میں حدیث اگرچہ وحی غیر متلو ہے مگر قرآن سے بھی اخذ کی گئی ہے یعنی وحی باطنی کی صورت میں اور ہمارے نزدیک شاہ ولی اللہؒ کے قول کے مطابق وحی باطنی کے علاوہ حدیث میں وحی کی اور قسمیں بھی ہیں مگر ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ سب حدیثیں ایک طرح سے قرآن کریم کا بیان ہیں۔ شاہ ولی اللہ صاحب نے فتح الرحمٰن میں اگرچہ "ھو" سے مراد قرآن لیا ہے، مگر ازالۃ الخفاء کی عبارت میں اس کو عام رکھا ہے چنانچہ فرماتے ہیں:

"پس حق سبحانہٗ وتعالیٰ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) را مبعوث فرمود و بہترین کتب الیہ بر وے (صلی اللہ علیہ وسلم) نازل نمود و انواع احکام و حکم انطاق فرمود کہ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ○ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُّوحٰى ○ و جماعت را موفق گردانید بحفظ علم و رشد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امیین کتاب اللہ را خواندند و احادیث حکم و احکام را یاد گرفتند۔ تا حدیکہ بادیہ نشیناں احبار ملت گشتند" (ص ۲۶)

© rasailojaraid.com